بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

| نمبر ۷۰ | ۲ شہادت ۱۳۴۸ھش ۱۳ محرم الحرام ۱۳۸۹ھ ۲ اپریل ۱۹۶۹ء | جلد ۵۷/۲۲ |
|---|---|---|


# زندگی کے عملی میدان میں بھی قرآنی تعلیمات اور اسلامی تمدن کو ہر حال میں اختیار کریں

## اگر آپ قرآن شریف کو حرزِ جان بنائیں گے تو موجودہ زمانہ کے غلط فلسفے آپ کی نظر میں ہیچ ثابت ہونگے

## موجودہ زمانہ کے غلط فلسفوں کے لئے مقدر ہے کہ قرآن شریف کا حربہ انہیں پاش پاش کر دے

### تعلیم الاسلام کالج کے جلسہ تقسیم اسناد میں فارغ التحصیل طلباء سے محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کا خطاب

ربوہ یکم اپریل۔ کل ۳۱ مارچ ۱۹۶۹ء کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسۂ تقسیم اسناد کی سادہ و پُروقار تقریب میں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کی بناء پر کالج سے بی۔ اے، بی۔ ایس سی اور ایم۔ اے کا امتحان پاس کرنے والے طلباء میں اسناد تقسیم کیں۔ اس جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کی صدارت، سلسلہ کے مخلص فدائی اور متبحر عالم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر نے فرمائی۔

تقریب میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان، وکلاء تحریک جدید، افسران صیغہ جات، مبلغین سلسلہ اور علمائے کرام کے علاوہ محترم پروفیسر رفیع اللہ خان صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج سرگودھا نے بھی شرکت فرمائی۔

تقریب کے آغاز سے قبل حسب روایت کالج کے تمام اساتذہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر اور محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی معیت میں جلوس کی صورت میں کالج کے سجے ہوئے ہال میں داخل ہوئے تو حاضرین نے ایستادہ ہو کر ان کا استقبال کیا۔ مہمانِ خصوصی کے کرسی صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد وائس پرنسپل محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب نے پرنسپل صاحب سے جلسہ تقسیم اسناد کی کارروائی شروع کرنے کی درخواست کی۔ محترم پرنسپل صاحب نے جلسہ کے افتتاح کا اعلان کیا۔ کالج کے طالب علم نصیر الحق نے تلاوت قرآن کریم کی اور پھر ان آیات کریمہ کا اردو ترجمہ پڑھا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد بی۔ اے، بی۔ ایس سی اور ایم۔ اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کرنے والے امیدوار پرنسپل صاحب کے سامنے پیش کئے گئے۔ محترم قاضی محمد اسلم صاحب نے امیدواروں میں اسناد تقسیم فرمائیں۔ اسناد کی تقسیم کے بعد پرنسپل صاحب نے جلسہ تقسیم انعامات کے افتتاح کا اعلان کیا اور کالج کی روداد برائے ۶۹-۱۹۶۸ء مہمانِ خصوصی اور حاضرین کے سامنے پیش کی۔ آپ نے روداد کے آغاز میں محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی علمی اور دینی خدمات کا تذکرہ کیا اور کالج کے تحمل کو اَلف پیش کرنے کے بعد فارغ التحصیل طلباء کو نصیحت کی کہ وہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اور دنیا کی بڑی سے بڑی کشش کو بھی دینی خدمات کے رستہ میں حائل نہ ہونے دیں۔

روداد پیش کرنے کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے محترم شیخ صاحب موصوف سے طلباء میں انعامات تقسیم کرنے کی درخواست کی۔ شیخ صاحب نے مختلف علمی اور عملی مساعی میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کرنے کے بعد فارغ التحصیل طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں زندگی کے عملی میدان میں بھی قرآنی تعلیمات اور اسلامی تمدن کو ہر حال میں اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ قرآن شریف کو حرزِ جان بنائیں گے تو احساس کمتری کی بجائے احساس برتری آپ کے شاملِ حال رہے گا اور موجودہ زمانہ کے غلط فلسفے آپ کی نظر میں ہیچ ثابت ہونگے۔ تاریخ شاہد ہے کہ قرآن شریف نے گذشتہ چودہ سو سال میں غلط فلسفوں، غلط تعلیمات اور غلط قوانین کو ہمیشہ شکست دی ہے اور اس زمانہ میں دہریت کی رَو ہو یا اشتراکیت کی لہر یا دوسرے فلسفے ان کے لئے مقدر ہے کہ قرآن شریف کا حربہ انہیں پاش پاش کر دے۔

محترم شیخ صاحب نے اس ضمن میں یہ بات بھی ذہن نشین کرائی کہ قرآنی علوم کے سمجھنے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ناگزیر ہے اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر ظاہری اور باطنی علوم کا خزانہ ہے۔ اب وقت ہے کہ ان کا مطالعہ کیا جائے اور اسے جاری رکھا جائے۔ محترم شیخ صاحب نے طلباء پر واضح کیا کہ فرض کی ادائیگی میں راحت اور یادِ خدا میں اطمینان ہے۔ سادہ زندگی دیانت و امانت کی ضامن ہے اور خوفِ خدا دنیوی اور اخروی زندگی میں جنت پانے کی علامت ہے۔ شیخ صاحب کا یہ اثر آفرین خطاب قریباً ۲۰ منٹ جاری رہا۔ اس خطاب کے بعد پرنسپل صاحب نے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے اختتام کا اعلان کیا۔ اور اس طرح یہ سادہ و پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

## اخبار احمدیہ

۱

ربوہ یکم اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

### جامعہ احمدیہ میں سالانہ تقریری مقابلہ جات

۲-۳-۴ اپریل ۱۹۶۹ء کو بالترتیب اردو، انگریزی اور عربی زبانوں میں طلباء جامعہ احمدیہ کے مابین سالانہ تقریری مقابلہ جات منعقد ہو رہے ہیں۔ تقاریر کا پروگرام روزانہ ساڑھے چار بجے بعد نماز عصر شروع ہوا کرے گا۔ احباب سے التماس ہے کہ بروقت تشریف لاکر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

الامین للجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ


مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ؍ اپریل ۶۸ء

# دُنیائے اسلام کی ناکامیوں کے اصل اسباب

گزشتہ دنوں رابطۂ عالمِ اسلامی کی مجلسِ تاسیسی کے نویں اجلاس میں سعودی عرب کے جناب الشیخ محمد سرور الصبان نے مسئلہ فلسطین اور عالمِ اسلام کے دوسرے مسائل کے بارہ میں ایک فکر انگیز تقریر فرمائی تھی۔ اُن کی یہ تقریر روزنامہ امروز لاہور بابت ۲۸ ؍ مارچ ۱۹۶۸ء کی "اشاعتِ اسلام" میں شائع ہوئی ہے۔ اِس تقریر میں موصوف نے المیۂ فلسطین کے اصل اسباب پر بھی بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی ہے اور پھر اُس راہ کی نشاندہی بھی کی ہے جس پر چل کر اسلامی دنیا اپنے مسائل کو خاطر خواہ طریق پر حل کر سکتی ہے۔ جہاں تک المیۂ فلسطین کے اصل اسباب کا تعلق ہے اس ضمن میں انہوں نے فرمایا ہے :-

"اب جبکہ مسلمان اِس ہوش ربا حادثہ سے دوچار ہو چکے ہیں کہ مسجدِ اقصےٰ اور فلسطین کے باقی حصوں پر بھی دشمن کا تصرّف ہو چکا ہے ہم یہ رائے رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کو گریہ وزاری، نوحہ گری اور مایوسی کا موقف نہیں اختیار کرنا چاہیئے۔ اس سے بڑا حادثہ تو وہ ہے جو مسلمانوں کو اس سے پہلے پیش آ چکا ہے اور وہ ہے مسلمانوں کا دینِ حق سے بُعد، لذت پرستی اور عیش کوشی کی زندگی اور لہو ولعب میں ان کا غرق ہو جانا۔"

نیز اسی ضمن میں جناب الشیخ محمد سرور الصبان نے یہ بھی فرمایا ہے :-

"مسلمانوں پر آج جو آفت ٹوٹی ہے وہ سابقہ تمام امتحانوں سے مختلف ہے اس لئے کہ موجودہ آفت ایک خطرناک آفت کے جلو میں نازل ہوئی ہے۔ اِس سے ہماری مراد وہ تخریب پسندانہ افکار اور کافرانہ وملحدانہ نظریہ ہائے حیات ہیں جن کی طرف عرب لڑھکتے جا رہے ہیں۔"

اِن اقتباسات سے ظاہر ہے کہ جناب الشیخ محمد سرور الصبان نے عربوں کی زبوں حالی اور ان کی شکست کا ذمہ دار اِن تین باتوں کو ٹھہرایا ہے :-

اوّل مسلمانوں کا دینِ حق سے بُعد۔ دوم تخریب پسندانہ افکار اور کافرانہ وملحدانہ نظریہ ہائے حیات کی طرف میلان۔ سوم لذت پرستی اور عیش کوشی کی زندگی اور لہو ولعب میں غرق ہو جانا۔

اِس باب میں شیخ موصوف نے جو کچھ فرمایا ہے اُس کی حرف بحرف تائید مولانا عبداللہ عباس ندوی کے اُس مراسلہ سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے مدیر صدقِ جدید مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی کے نام لیڈز یونیورسٹی سے ارسال فرمایا اور جسے انہوں نے "صدقِ جدید" کے ۲۲ ؍ مارچ ۱۹۶۸ء کے شمارہ میں شائع کیا ہے۔ مولانا عبداللہ عباس ندوی لکھتے ہیں :-

"عرصہ سے کوئی عریضہ نہیں لکھا۔ کوئی کام کی بات ہو تو لکھوں، ورنہ یوں خواہ مخواہ پریشان کرنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں ہے جس کا اندازہ صدق کے مراسلہ نگاروں کے عنوان سے ہوتا رہتا ہے۔ دوسرے کوئی خوشی کی بات ہو تو لکھوں جس سے صاحبِ صدق اور ناظرینِ صدق کو مسرت حاصل ہو۔ صورتِ حال یہ ہے کہ عالمِ اسلام سے اچھی خبر سُننے کو دل ترس گیا ہے۔ قاہرہ سے ایک رسالہ المسلم نکلتا ہے۔ اس کی تازہ اشاعت میں یہ خبر پڑھی کہ جامعہ ازہر کے فرق التمثیل (ڈراما پارٹیوں) کے کاس المسرح (اسٹیج کپ) حاصل کرنے کے لئے مقابلہ کیا۔ اس کا افتتاح امام اکبر شیخ الازہر نے کیا۔ شیخ حلبیہ نے شیخ سلامہ حجازی کی دھن ریکارڈ کی۔ شیخ ذکی خطاب (فاضل ازہر) نے اوپیرا میں گویوں کی ٹولی کی سربراہی کی۔"

اس خط پر مدیر صدق نے درد بھرے دل کے ساتھ اپنے مخصوص انداز میں حسبِ ذیل تبصرہ کیا ہے :-

"اب تو قسمت پر صبر کر کے اِنہی خبروں کے عادی ہو جائیے اور مصر وشام وغیرہ کا کیا ذکر ہے خود حجاز بلکہ خاص الخاص حرمین سے متعلق بھی ہر خبر کے لئے تیار ہو جائیے اور فسق کی بدترین صورتوں کو بھی فسق سمجھنا بھول ہی جائیے۔ "جو گنہ کیجئے ثواب ہے آج" کا قانون ہی جب عام وعالمگیر ہو کر مسلّط ہو جائے تو اور چارہ ہی کیا رہ جاتا ہے!"

یہ صورتِ حال بہت ہی افسوسناک اور تکلیف دہ ہے۔ دل اِس پر آنسو بہائے بغیر نہیں رہتا۔ جناب الشیخ محمد سرور الصبان نے بجا فرمایا ہے کہ المیۂ فلسطین اور دوسری ناکامیوں کا اصل سبب مسلمانوں کا دینِ حق سے بُعد، تخریب پسندانہ افکار اور کافرانہ و ملحدانہ نظریہ ہائے حیات کی طرف میلان اور لذّت پرستی اور عیش کوشی کی زندگی اور لہو ولعب میں غرقابی ہے۔ دراصل یہ سب خرابیاں مغربیت کی اندھی تقلید کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہیں۔ جب تک مسلمان مغربی تہذیب کی ظاہری چکا چوند اور مغرب کی اباحتی زندگی کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا ترک نہیں کریں گے اور اس کی اندھی تقلید سے باز نہیں آئیں گے اور اسلام کے زندگی بخش پیغام پر پوری بصیرت کے ساتھ ایمان لا کر اُس پر دل وجان سے عمل پیرا نہ ہوں گے اور زندہ مذہب کی انقلاب انگیز تاثیرات سے بہرہ ور ہو کر زندہ خدا سے زندہ تعلق قائم نہیں کریں گے اُس وقت تک عالمِ اسلام کی مشکلات دُور نہ ہوں گی اور انہیں دنیا میں سربلندی اور سرفرازی نصیب نہ ہو گی۔ دنیا میں خود اپنی سربلندی اور سرفرازی کے لئے پہلے دنیا میں اسلام کو سربلند کرنا ضروری ہے۔ اسلام کی سربلندی کے ساتھ مسلمانوں کی سربلندی وابستہ ہے نہ کہ مسلمانوں کی سربلندی کے ساتھ اسلام کی سربلندی۔

آج ضرورت اِس بات کی ہے کہ اپنا عملی نمونہ پیش کر کے اور تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ اسلام کی خوبیاں آشکار کر کے دوسروں کو اسلام کا والہ وشیدا بنایا جائے اسی کے نتیجہ میں دنیا میں اسلام کو سربلندی حاصل ہو گی اور اسی کے نتیجہ میں مسلمان دنیا میں سربلند ہوں گے۔ اسلام کو ترقی دینے اور اسے دنیا میں سربلند کرنے کا ہرگز یہ طریق نہیں ہے کہ مسلمان مغربیت کی اندھی تقلید کر کے محض مادی ترقی کو اپنا مطمحِ نظر بنا لیں اور اِس بارہ میں اپنا شغف اختیار کیا جائے کہ دینی مدارس اور دار العلوم بھی اِسی رنگ میں رنگین ہونا شروع کر دیں۔

---

## ذوقِ حضور!

ذوقِ حضور دے مجھے دل کا سرور دے مجھے
تابِ جمال کر عطا آنکھ کا نُور دے مجھے
میں بھی جہانِ شوق میں سر کو بلند کر سکوں
قُرب کا ناز کر عطا اِذنِ حضور دے مجھے
میری زبان کر سکے تیری صفات کو بیاں
حق کے بلاغ کے لئے فہم وشعور دے مجھے
چشمِ جہاں سے ہے نہاں میری حیات کا گُہر
شوکتِ والنمو بخش شانِ ظہور دے مجھے
وقت کے حادثات میں عشق کے واردات میں
قلبِ صمیم دے مجھے جانِ صبور دے مجھے

سعید احمد اعجاز

# انگلستان کی احمدی جماعتوں کا پہلا یوم التبلیغ

## ملک کے طول وعرض میں تبلیغِ اسلام — وزیر اعظم برطانیہ کو قرآن کریم کی پیشکش
## لٹریچر کی وسیع اشاعت اور اس کے خوشکن نتائج

(مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لنڈن)

اس سال کے آغاز میں جماعت کے سامنے ایک نونکاتی پروگرام اس ملک میں تبلیغ کو وسیع کرنے کے سلسلہ میں پیش کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں ایک شق یہ بھی تھی کہ اس سال چار مرتبہ تمام جماعت ہائے احمدیہ انگلستان "یومِ تبلیغ" منائیں۔ اور اس دن جماعت کا ہر فرد کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغِ اسلام فریضہ ادا کرے۔ چنانچہ پہلے "یومِ تبلیغ" لئے اتوار مورخہ ۱۷ مارچ کا دن مقرر کیا گیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بذریعہ تار اس دن کے لئے جماعت کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ تار کے الفاظ یہ ہیں:-

"May God Bless
your efforts
Thanks to all"

اس تار نے جماعت میں قربانی اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی زبردست روح پیدا کر دی۔ نیز حضور اقدس نے اپنے خط مورخہ ۶۸-۲-۲۴ میں اس سلسلہ میں تحریر فرمایا

"چوٹی کے بشپ کو بار بار بلائیں کہ سورۃ فاتحہ والا چیلنج منظور کریں۔ اخبار میں بھی دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس سال انگریز بھائیوں کو بھی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ایک جنون پیدا کریں اور اسے قائم رکھیں تدبیر کو انتہا تک پہنچا دیں۔ نتائج کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ وَعَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔"

یہ پیغام بھی جماعت کو بار بار سُنایا گیا اور حقیقت تو یہ ہے کہ ان پیغامات نے جماعت میں مسابقت کی ایک زبردست لہر دوڑا دی۔ مکرم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ نے بھی ازراہِ شفقت مندرجہ ذیل روح پرور پیغام جماعت کے نام ارسال فرمایا:-

"برادران جماعت ہائے احمدیہ انگلستان۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ آپ کی جماعت ۱۷ مارچ کو اپنا یومِ تبلیغ منا رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس پروگرام کو کامیاب فرمائے اور جلد وہ دن لائے جب اہلِ یورپ جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں۔

اس ضمن میں اس امر کو یاد رکھیں کہ یورپ کا ایک طبقہ اب مذہب اور روحانیت کی طرف مائل ہو رہا ہے اور ان میں یہ احساس روز بروز ترقی کرتا چلا جا رہا ہے کہ انسانیت کو حقیقی امن اور خوشحالی کے لئے مذہب اور روحانی اقدار کی شدید ضرورت ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مغربی اقوام کے مادی تصورِ حیات اور ان کی مادی تہذیب کی پیدا کردہ بے چینی و بے اطمینانی نے یہ صورتِ حال پیدا کر دی ہے جس کی وجہ سے نہ ان کو سکونِ قلب حاصل ہے اور نہ روحانی طمانیت۔ اور پھر اسکے نتیجہ میں ان کا دنیوی امن و سکون بھی چھن چکا ہے۔ بے اطمینانی اور بے چینی کا یہی طوفان ہے جس سے گھبرا کر وہ مذہب کی طرف امید بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے ہیں اور ان کی زبانوں پر مذہب اور روحانیت کا نام آنے لگا ہے۔ اہلِ مغرب کا یہ جدید رجحان اسلام اور بانیٔ اسلام کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ ان کے مادی تصورِ حیات میں تبدیلی انہیں اسلام سے قریب تر لانے کا موجب ہو رہی ہے۔ کیونکہ اسلام بذاتِ خود اپنے اندر ایک زبردست روحانی مقناطیس رکھتا ہے اور بے پناہ قوتِ عمل کا حامل ہے۔ ان حالات میں مغربی اقوام روحانیت کے لئے عیسائیت کا رُخ نہیں کریں گی کیونکہ انہیں اس کا پہلے ہی تجربہ ہو چکا ہے اور ان کے دل یہ یقین کر چکے ہیں کہ عیسائیت ایک شجر بے ثمر ہے۔ آخرکار ان کی نظریں اسلام ہی کی طرف اٹھیں گی۔ کیونکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس کے اصول اور احکام اگر اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں اور انسان ان پر پوری طرح عمل پیرا ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں اسے اطمینانِ قلب کی دولت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ ایک نئی زندگی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ یہی وہ وقت ہے جس کی طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِهَا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت وکفر میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا ..... جب ممالک مغربی کے لوگ جوق در جوق دینِ اسلام میں داخل ہو جائیں گے تب ایک انقلابِ عظیم ادیان میں پیدا ہو گا۔ اور جب یہ آفتاب پورے طور پر مغربی ممالک میں طلوع کرے گا تو وہ لوگ اسلام سے محروم رہ جائیں گے جن پر توبہ کا دروازہ بند ہے۔ یعنی جن کی فطرتیں بالکل مناسب حال اسلام کے واقع نہیں"

(ازالہ اوہام صـ ۲۱۴)

پس اس موقع کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ آپ اسلام اور اس کے محاسن کو علوم جدیدہ کی روشنی میں ان کے سامنے پیش کریں اور سب سے بڑھ کر اپنے عملی نمونہ سے ان پر یہ ثابت کر دیں کہ اس وقت اسلام ہی ایک مذہب ہے جو حقیقی معنوں میں انسانیت کی فلاح وبہبود کا علمبردار ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ وناصر ہو اور اپنے قرب سے نوازے۔

دستخط
خاکسار ــ مرزا مبارک احمد

بروز اتوار مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء کو جماعت ہائے احمدیہ انگلستان نے اپنا پہلا اجتماعی یومِ تبلیغ منایا۔ اس دن کے لئے خاص طور پر تیاری کی گئی تھی۔ ۲۸ کے قریب نمائشی چارٹس تیار کئے گئے تھے جن پر نمایاں الفاظ میں اسلام کی تعلیم کی برتری کے بارہ میں لکھا گیا تھا۔ ایک پمفلٹ What is Islam ۵۰،۰۰۰ کی تعداد میں خاص اس موقع کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

ہفتہ مورخہ ۱۶ مارچ کی شام کو مشن کے ہال میں احبابِ جماعت کی ایک کثیر تعداد ریہرسل کے لئے جمع ہوئی۔ خاکسار نے تبلیغ کی اہمیت اور نونکاتی پروگرام پر عمل پیرا ہونے کے سلسلہ میں تقریر کی۔ اور اجتماعی دعا کرائی۔ احباب نے بڑی رقت کے ساتھ دعا کی جو اس بات کا ثبوت تھا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی دوستوں کے دل تبلیغ اور غیر مسلموں کے اسلام میں داخل ہونے کے لئے جذبہ اور شوق سے پُر ہیں۔

۱۷ مارچ کی صبح کو احباب جوق در جوق مشن ہاؤس میں جمع ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے احباب کو خطاب کیا۔ جب دوستوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو کئی دوستوں کی ہچکی بندھ گئی۔

دعا کے بعد احباب کو تبلیغی نمائشی چارٹس اور لٹریچر کے ساتھ رخصت کر دیا گیا۔ ۲۰ تبلیغی گروپ بنائے گئے تھے۔ ہر گروپ میں پانچ افراد رکھے گئے تھے۔ اس کے علاوہ جماعت کے ہر دوست سے یہ توقع کی جا رہی تھی کہ وہ انفرادی طور پر تبلیغ کے لئے باہر نکلیں یا غیر مسلموں کو گھروں پر بلائیں۔

یہ گروہ لنڈن کی گلی کوچوں۔ چرچوں

کے سامنے پارکوں کے دروازوں پر اور بازاروں میں پھیل گئے اور لٹریچر کی منظم طریق پر تقسیم شروع کی۔

## ہائیڈ پارک

مکرم عزیز دین صاحب کے ساتھ ایک گروپ ہائیڈ پارک روانہ کر دیا گیا تھا انہوں نے وہاں تقریر کی۔ اور خاص مجمع ہو گیا۔

پارک کے دروازہ میں بھی خاصی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ کئی متلاشیانِ حق کے پتہ جات حاصل کئے گئے۔

## وزیر اعظم کو قرآن کریم کی پیشکش

وزیر اعظم مسٹر ولسن کو پہلے خط لکھا گیا تھا کہ ہم ان کو اسلام پر لٹریچر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ وہ تو اس دن لندن سے باہر ہوں گے البتہ ان کی طرف سے ڈاوننگ سٹریٹ پر کتب وصول کرنے کا انتظام ہو گا۔ چنانچہ ایک وفد مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب امام کی قیادت میں ڈاوننگ سٹریٹ پہنچا۔ چونکہ اسی دن ویٹ نام کے سلسلہ میں ایک مظاہرہ کی وجہ سے ڈاوننگ سٹریٹ کے سامنے متعدد پریس کے نمائندگان بھی موجود تھے جس کی وجہ سے ہمارے یومِ تبلیغ کی مزید پبلسٹی ہوئی۔ اور وفد کی تصاویر بھی لی گئیں۔

## ریڈیو اور ٹیلیویژن پر خبر

اسی شام بی بی سی نے ۶ بجے کی خبروں میں یومِ تبلیغ منائے جانے اور جماعتِ احمدیہ کے وفد کی طرف سے وزیر اعظم کو لٹریچر پیش کئے جانے کا ذکر کیا۔ فالحمد للہ۔ نیز اخبار ڈیلی میل نے Quran for Wilson کے عنوان سے خبر شائع کی۔ فالحمد للہ۔

ٹرافالگر سکوئر لندن میں قریباً ایک لاکھ لوگ ویٹ نام کی جنگ کے خلاف مظاہرہ کرنے کے لئے جمع تھے۔ چنانچہ ہم نے بھی ایک مضبوط وفد یہاں بھیجا۔ ہمارے وفد کے ہاتھوں میں دیدہ زیب چارٹس دیکھتے ہی متعدد لوکل و فارن پریس کے نمائندگان نے انٹرویو لینا شروع کیا۔ اور فارن ٹیلی ویژن سروس نے ان کی فلم بھی بنائی یہاں پر چونکہ بڑا مجمع تھا اس لئے سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

ایک وفد کے ارکان Kensington گئے۔ وہاں جرمن پریس کے ایک نمائندہ نے ہمارے وفد کے لیڈر کی تصاویر اور انٹرویو لیا۔ اور اگلے اتوار مسجد آنے کا وعدہ کیا۔

شام کے پانچ بجے وفود واپس مسجد آنے شروع ہوئے اور اپنی رپورٹیں دینی شروع کیں۔ جو اتنی حوصلہ افزا تھیں کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا۔ جماعت کے نوجوانوں کے علاوہ بچوں نے بھی دل کھول کر حصہ لیا۔ ایک ۸ سالہ بچے نے رپورٹ میں لکھا کہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے پھر بھی تبلیغ کے لئے بھیجا جائے اور میں پمفلٹ تقسیم کروں۔

ایک احمدی نوجوان کی ڈیوٹی ائیرپورٹ پر تبلیغ کرنے کی تھی ان کو وہاں اتنی کامیابی ہوئی کہ انہوں نے لکھا ہے کہ اب وہ ہر اتوار کو وہاں جا کر تبلیغ کیا کریں گے۔

یہ بھی تجربہ ہوا کہ لندن کے Battersea کے علاقہ میں کثرت سے جو Jamaiken آباد ہیں ان میں تبلیغ کے بہت سے مواقع ہیں۔ انہوں نے بڑی دلچسپی کا اظہار کیا اور مسجد آنے کی خواہش ظاہر کی۔

انگلستان میں لندن سے باہر کی جماعتوں نے بھی بڑے جوش و خروش کے ساتھ یہ دن منایا اور ہر شہر میں گلی کوچوں میں کھڑے ہو کر ہزاروں کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔

ساؤتھ ہال میں ہماری سب سے بڑی جماعت ہے یہاں تبلیغ کے لئے تیاری کا کام مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نائب امام کے سپرد تھا۔ یہاں بھی وفود ترتیب دئے گئے۔ ایک وفد لوکل گوردوارہ میں گیا۔ مزید وفود اخبارات کے نمائندگان کو ملنے کے علاوہ چرچوں وغیرہ کے سامنے جا کر تبلیغ کرتے رہے۔ یہاں اردو لٹریچر بھی کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ کیونکہ یہاں قریباً سات آٹھ ہزار پاکستانی موجود ہیں۔

جلنگھم لندن سے قریباً ۳۰ میل دور ہے یہاں کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ احباب جماعت صبح کی نماز کے معاً بعد تبلیغ پر روانہ ہوئے اور کئی ہزار کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔

بریسٹن میں وفود نے بڑے بڑے چارٹس تیار کر کے سارے شہر میں پھرائے۔ What is Islam کی کئی ہزار کاپیاں تقسیم کیں۔

ہڈرزفیلڈ کی جماعت نے باوجود ژالہ باری کے سارا دن تبلیغ میں بسر کیا۔ اور ہزاروں افراد تک پیغامِ اسلام پہنچایا۔

گلاسگو میں بھی دوستوں نے عزم و جذبہ کے ساتھ جناب مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ مبلغ گلاسگو کی سرکردگی میں یوم تبلیغ منایا۔ ان کی طرف سے بڑی دلخوش کن رپورٹ موصول ہوئی ہے۔

یوم تبلیغ کا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل سے فوراً ہی نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان دو دنوں میں چھ عدد خطوط انگریزوں کی طرف سے مزید معلومات کے لئے آئے ہیں۔

فالحمدُ لِلّٰہِ علیٰ ذٰالِک

خاکسار بشیر احمد رفیق
امام مسجد لنڈن

# بچوں کا اپنا رسالہ

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ احمدی بچوں کا اپنا رسالہ ہے جس میں بچوں کی دینی اور دنیوی تربیت کے لئے مضامین، نظمیں، کہانیاں وغیرہ شائع ہوتی ہیں۔ نیز اطفال الاحمدیہ کی کارگزاری اور پروگرام کے متعلق اہم اعلانات شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بچوں بچیوں والے ہر احمدی گھرانے میں یہ رسالہ ضرور موجود ہونا چاہیئے۔ اور اطفال الاحمدیہ کے لئے تو اس کا خریدار بننا اور بھی ضروری ہے۔ سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔ غرباء اور مستحقین کے لئے قائد مجلس کی سفارش پر قیمت میں کمی بھی کر دی جاتی ہے۔

(ایڈیٹر تشحیذ الاذہان ربوہ)

# ایک الوداعی تقریب

مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی نے مؤرخہ ۲۸-۳-۶۸ بروز جمعرات بعد نماز عصر شام پانچ بجے مکرم منیر احمد صاحب منیب سابق زعیم حلقہ کے اعزاز میں ایک دعوتِ عصرانہ دی جس میں محلہ کے بزرگان اور حلقہ کی مجلس عاملہ کے ممبران کے علاوہ مہتمم مقامی مکرم مقبول احمد صاحب ذبیح نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت، عہد و نظم کے بعد زعیم حلقہ مکرم آصف علی صاحب پرویز نے ایڈریس پیش کیا جس میں سابق زعیم صاحب کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں پُرخلوص دعاؤں سے الوداع کہا۔ ایڈریس کے جواب میں مکرم منیر احمد صاحب منیب نے شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد صدر مجلس مکرم ملک محمد شفیع صاحب اور مکرم مہتمم صاحب مقامی نے تقاریر کیں۔

مکرم منیر احمد صاحب منیب بطور واقفِ زندگی عنقریب بیرونی ممالک میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنے نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے اور بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار حبیب الرحمان سیکرٹری انصار سلطان القلم۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

# احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ آپ اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کروائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

# مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا شہر کی طرف سے
## خدمتِ خلق کی قابلِ قدر مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ احمدی نوجوانوں کی ایک ایسی ہمہ گیر تنظیم ہے جو عالمگیر بنیادوں پر استوار ہے اس کے پیشِ نظر روحانی، اخلاقی، تربیتی، معاشی، علمی، ذہنی، بدنی، سماجی اور انسانی فلاح و بہبود کے حامل اعلیٰ و ارفع مقاصد ہیں جن کی تکمیل میں مجلس کی سینکڑوں شاخیں دنیا کے مختلف حصوں میں عموماً اور پاکستان میں خصوصاً مصروفِ عمل ہیں۔ اُن بلند و برتر مقاصد میں سے ایک مقصد بنی نوع انسان کی بلا لحاظ تفریق مذہب و ملت رنگ و نسل یا غربت و امارت بے لوث خدمت بجا لانا ہے مخلوقِ خدا کی خدمت کے سلسلہ میں احمدی نوجوان انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر ہر کہیں مصروفِ عمل نظر آتے ہیں۔ جو بعض دفعہ اعلیٰ اخلاق، بلند کردار ایثار، قربانی اور خدمتِ خلق کے قابلِ تقلید نمونے کے نقوش پیچھے چھوڑ جاتے ہیں۔ اسی تعلق میں سرگودھا شہر کی مجلس کی گزشتہ ماہ کی رپورٹ کے شعبہ خدمتِ خلق کی کارگزاری کا ایک حصہ پیشِ خدمت ہے۔

قائد مجلس مکرم عبد الغفار رحمان صاحب تحریر کرتے ہیں کہ گزشتہ ماہ کا خدمتِ خلق کا خاص پروگرام بیمار احباب کی اجتماعی عیادت اور مزاج پُرسی تھا۔ خدام کے تین گروپ تشکیل دئے گئے اور شہر کو تین حصوں میں تقسیم کر کے جماعت کے بیمار دوستوں کی عیادت کی گئی اور اس طرح انہیں تسلی تسکین اور طمانیت کا سامان بہم پہنچایا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک مقامی گرلز سکول کا شیلٹ (چھجا) اچانک سکول کے اوقات کار میں گر پڑا جس کی وجہ سے تقریباً ۵ طالبات زخمی ہو گئیں اس افسوسناک حادثہ کی اطلاع زعیم صاحب حلقہ نے فوراً ناظم صاحب خدمتِ خلق سید عبد الشکور صاحب کو پہنچائی اور فوراً ناظم صاحب مال اور زعیم صاحب حلقہ کو ساتھ لیکر ہسپتال پہنچ کر انتظامیہ کو مجلس خدام الاحمدیہ کی ہر قسم کی مدد اور تعاون کی پیشکش کی اور انچارج ڈاکٹر سے کہا کہ اگر خون کی ضرورت ہو تو خدام اس خدمت کے لئے بھی حاضر ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے فی الفور موجود خدام کا خون ٹسٹ کیا اسی دوران زخمی طالبات کی مرہم پٹی ہو گئی۔ جونہی شہر میں طالبات کے زخمی ہو کر ہسپتال پہنچنے کی خبر پھیلی لوگ گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں ہسپتال کی طرف بھاگ بھاگ کر آنے لگے۔ والدین الگ پریشانی کی حالت میں ادھر اُدھر بھاگ پھر رہے تھے۔ ان کو کسی طرح علم نہیں ہو رہا تھا کہ ان کی بچیاں کس حالت میں ہیں۔ اس پریشانی اور افراتفری کو دور کرنے کے لئے خدام نے ہسپتال کے عملہ کا تعاون حاصل کر کے زخمی طالبات کی ایک فہرست تیار کی اور پھر نہایت مستعدی کے ساتھ بڑے سائز کے کاغذ اور گتے پر زخمیوں کے نام لکھ کر کئی کاپیاں بنائیں اور پبلک جگہوں پر آویزاں کر دیں۔ لوگ ہسپتال میں رش کرنے کی بجائے خدام کی تیار کردہ فہرستوں کو دیکھ لیتے اور اطمینان کا سانس لیتے۔ بورڈوں کی وجہ سے لوگوں کو بہت سہولت ہو گئی۔ ہر ایک بورڈ پر "از طرف مجلس خدام الاحمدیہ شہر سرگودھا" تحریر تھا۔

اس کے بعد خدام نے زخمیوں کے والدین کو گھروں پر جا جا کر مطلع کیا پی اے ایف میں بھی اطلاع بھجوائی گئی کیونکہ بہت سی طالبات وہاں سے تعلق رکھتی تھیں مزید خدام کو بھی اطلاع دی جاتی رہی وہ بھی خدمتِ خلق کے جذبہ کے تحت ہسپتال میں اکٹھے ہو گئے اور ڈاکٹر صاحب انچارج کو پھر خون کی پیشکش کی۔ جس پر خدام کو جمعہ کی نماز کے بعد آنے کو کہا گیا جمعہ کی ادائیگی کے بعد مکرم قائد صاحب مجلس کی سرکردگی میں خدام کا ایک گروپ ہسپتال گیا جو اپنے ساتھ زخمیوں کے لئے پھل وغیرہ بھی لے گیا اور تقسیم کیا گیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر صاحب نے عبد الغفار رحمان قائد مجلس اور سید عبد الشکور صاحب ناظم خدمتِ خلق کا خون حاصل کیا۔ جو ایک زخمی لڑکی کو دیا گیا۔ اگلے دن شیخ محمد نسیم الدین صاحب کا خون بھی لیا گیا۔ انہوں نے گزشتہ روز اپنا خون ٹسٹ کرایا تھا۔ ایک اور خادم سید محمود اللہ صاحب ضیاء کا خون بھی ٹسٹ کیا گیا لیکن موافق نہ نکلا۔ اسی طرح ایک اور خادم چوہدری ریاض احمد صاحب نے پی اے ایف ہسپتال میں خون پیش کیا۔

ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صاحبان نے خدام کے اس جذبہ ایثار و قربانی کو بہت سراہا۔ اور شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے یہ بھی اقرار کیا کہ حادثہ کے بعد جن لوگوں نے سب سے پہلے اپنی خدمات اور خون پیش کیا وہ صرف مجلس خدام الاحمدیہ کے ارکان تھے خدام کی اس بے لوث خدمت کا اثر لوگوں کے دلوں پر بہت گہرا تھا۔ اخبارات میں بھی اس کا ذکر شائع ہوا مگر خبروں میں ناظم صاحب خدمتِ خلق اور زعیم صاحب حلقہ (سید محمود اللہ صاحب) کے نام تو شائع کر دئے گئے لیکن مجلس کا نام چھاپنے کی بجائے انہیں طالبعلم قرار دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان سب مخلص خدام کو ہمیشہ از پیش جزائے خیر دے اور بڑھ چڑھ کر اسلام و احمدیت اور کل بنی نوع انسان کی خدمت کی توفیق دے۔ آمین

مہتمم خدمت خلق
مرکزیہ

# جملہ قائدین اور ناظمین تحریک جدید اسے ضرور پڑھیں!

(از مکرم عبد الرشید صاحب غنی۔ ایم ایس سی۔ مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہے ساعتِ سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

بعض قائدین کرام کی طرف سے ان دنوں ایک سوال موصول ہوا ہے۔ سوال اور اس کا جواب پیشِ ناظرین ہے۔

س۔ ہماری مجلس میں طالبعلم کافی ہیں۔ اور کچھ بہت غریب ہیں جو کہ تحریک جدید میں شامل نہیں ہو سکتے اس ضمن میں وضاحت فرما دیں کہ ایسے دوستوں کو شامل کرنے کے سلسلہ میں ہم کیا کوشش کر سکتے ہیں؟

ج۔ اس بارے میں ہمارا جواب یہ ہے کہ تحریک جدید انجمن احمدیہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اقتداء میں حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے اس مشن کو پورا کرنے کیلئے قائم کیگئی ہے

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ
عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۔ (سورہ صف)

یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہدایت اور سچا دین دیکر بھیجا ہے تاکہ وہ اسلام کو تمام دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرک لوگ کتنا ہی ناپسند کریں

پس تحریک جدید کا اجراء سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس غرض کو پورا کرنے کے لئے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی توفیق سے تحریک جدید انجمن احمدیہ کمال خوش اسلوبی سے تمام دنیا میں ادیان باطلہ کے خلاف بڑی کامیابی کے ساتھ ایک عظیم الشان جہاد کر رہی ہے۔ پس اگر تحریک جدید کو اس زاویہ سے دیکھا جائے اور یہ پہلو دوسرے دوستوں پر بھی واضح کیا جائے تو بھلا پھر کسے ممکن ہو گا کہ اس تحریک میں شمولیت اختیار کئے بغیر رہے۔ امر واقعہ ہے کہ یہ تو اسلام کے عالمگیر جہاد میں شمولیت کی دعوت ہے جس میں حسب توفیق ہر سچے دردمند مسلمان پر حصہ لینا فرض ہے اور اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا

ہے ساعتِ سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کر دوں انجام خدا جانے

پس قائدین کرام ناظمین اور منتظمین تحریک جدید سے گزارش ہے کہ اپنے کسی خادم بھائی کو اس خوش بختی سے محروم نہ رہنے دیں۔ یہ ایسی بدقسمتی ہو گی کہ کوئی شخص یہ نیک نام تو پائے لیکن ان سعادتوں سے محروم رہ جائے۔ پس اگر کسی میں کسی وجہ سے ہرگز یہ توفیق نہیں کہ دس روپے سالانہ ادا کر سکے تو ایسے متفرق دوستوں کو ملا کر انہیں ایک مشترکہ وعدہ کی تحریک کی جائے یہاں تک اگر کسی میں ایک آنہ دینے کی بھی استطاعت ہو تو اسے بھی شمولیت سے محروم نہ رکھا جائے۔ اس ضمن میں شمولیت اختیار کرنے والوں کے لئے یہ وضاحت ضروری ہے کہ اب وہ تحریک جدید کے باقاعدہ ممبر بن چکے ہیں اسلئے جب بھی اللہ تعالیٰ فراخی دے تو اس وقت نہ صرف وعدہ کے کم سے کم معیار کو پورا کریں۔ بلکہ بڑھ چڑھ کر اس مالی جہاد میں حصہ لیں اور گزشتہ کمی کی تلافی کرنے کی کوشش فرما دیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے فضل سے توفیق دے کہ ہم اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی دے سکیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔

# وقف عارضی کے واقفین کی فہرست

جو احباب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی تحریک وقف عارضی کے ماتحت اپنے ایام (دو ہفتے یا زیادہ سے زیادہ چھ ہفتہ تک) وقف کر کے مقررہ جماعتوں میں جا چکے ہیں ان کے اسماء برائے دعا شائع کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۶۶ء کے لئے سات ہزار واقفین کی ضرورت ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے ایام اور وقت اور دعا حسب حال تک اپنے خرچ پر جا سکتے ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجکر ثواب حاصل کریں خدمت دین کا یہ ایک نادر موقعہ ہے پیدا ہوا ہے۔ اسلئے سب احباب کو اس میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے امراء اور مربی حضرات احباب میں پرزور تحریک فرما کر ممنون فرما دیں۔ جن احباب کو توفیق مل چکی ہے۔ ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی خدمت قبول فرمائے آمین۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ۔ پاکستان)

---

۱۹۳۸ مکرم غلام محمد صاحب کوٹ سلطان سلانوالی ضلع جھنگ
۱۹۳۹ مکرم محمد یوسف صاحب پی ٹی آئی کالووالہ ضلع جھنگ
۱۹۴۰ مکرم سراج دین صاحب باجوہ بشیر آباد اسٹیٹ ضلع حیدرآباد
۱۹۴۱ مکرم بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۹۴۲ مکرم ولی محمد صاحب ڈنڈ کھر میاں ڈسکہ سیالکوٹ
۱۹۴۳ مکرم محمد رمضان صاحب بیٹے ضلع سیالکوٹ
۱۹۴۴ مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ گوہر پور سیالکوٹ
۱۹۴۵ مکرم خورشید احمد صاحب گھنوکے ججے ضلع سیالکوٹ
۱۹۴۶ مکرم عنایت علی صاحب گوجرہ براستہ بیگووالہ ضلع سیالکوٹ
۱۹۴۷ مکرم محمد عارف صاحب گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ
۱۹۴۸ مکرم ریاض احمد صاحب چک ۱۳۹/ا ب ضلع لائلپور
۱۹۴۹ مکرم غلام حسن صاحب ۴۳ ج ضلع سرگودہا
۱۹۵۰ مکرم منصور احمد صاحب عمر دارالرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۵۱ مکرم عبدالحنان صاحب مومن کریانہ سٹور گولبازار ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۵۲ مکرم راجہ فضل الٰہی صاحب دارالصدر غربی (ب) ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۵۳ مکرم رشید احمد صاحب راشد جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۹۵۴ مکرم راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ہومیوپیتھ ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۵۵ مکرمہ اہلیہ صاحبہ راجہ نذیر احمد صاحب ظفر ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۵۶ مکرم حفیظ احمد صاحب محلہ مسجد صدیقی چکوال ضلع جہلم
۱۹۵۷ مکرم سلطان علی صاحب ریحان تعلیم القرآن کلاس ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۵۸ مکرم عبدالمجید صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۵۹ مکرم حفیظ احمد صاحب چک ۴۹۵/گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور
۱۹۶۰ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب گوٹھ احمدیاں ضلع حیدرآباد
۱۹۶۱ مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب گھٹیالیاں براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ
۱۹۶۲ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب کھنو والی ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ
۱۹۶۳ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب بھروکی کلاں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
۱۹۶۴ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب قادر آباد خانپور سیداں ضلع سیالکوٹ
۱۹۶۵ مکرم خلیل احمد صاحب مبشر جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۹۶۶ مکرم حبیب اللہ خاں صاحب رانا پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ
۱۹۶۷ مکرم نذیر احمد صاحب ہرلی چونڈہ ضلع سیالکوٹ
۱۹۶۸ مکرم محمد حلیم صاحب گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
۱۹۶۹ مکرم بشیر احمد صاحب ولد محمد عبداللہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ
۱۹۷۰ مکرم محمد اسمٰعیل صاحب چک ۳۹۱/ای بی کوٹلی عنایت ضلع ملتان
۱۹۷۱ مکرم صدیق احمد صاحب منور درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۹۷۲ مکرم احمد خاں صاحب چک ۱۶۸/۱۳۱ شمالی ضلع سرگودہا۔
۱۹۷۳ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مینیجر احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر
۱۹۷۴ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۷۵ مکرم راجہ عبدالمجید صاحب بھیکہ ضلع سرگودہا
۱۹۷۶ مکرم محمد شفیع صاحب چک ۱۵۵ شمالی تحصیل و ضلع سرگودہا
۱۹۷۷ مکرم فضل کریم صاحب ٹمبر مرچنٹ کنری ضلع تھرپارکر
۱۹۷۸ مکرم محمد شریف صاحب کالوکوٹ ضلع تھرپارکر
۱۹۷۹ مکرم عبدالباسط صاحب شاہد ۸۶/۲/۷ پی ای سی ایچ ایس کراچی
۱۹۸۰ مکرم چوہدری اللہ دتا صاحب ورک مکان ۲۲/۱ پتوکی ضلع لاہور
۱۹۸۱ مکرم محمد اسحاق صاحب کریانہ مرچنٹس نواب شاہ
۱۹۸۲ مکرم منشی نور حسین صاحب بھٹہ خشت مریدکے ضلع شیخوپورہ
۱۹۸۳ مکرم حافظ عبدالکریم صاحب مولوی فاضل ملتان
۱۹۸۴ مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ملتان
۱۹۸۵ مکرم احمد حیات صاحب احمد آباد سرگودہا
۱۹۸۶ مکرم محمد سلیم صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۸۷ مکرم خواجہ مسعود احمد صاحب گولبازار ربوہ
۱۹۸۸ مکرم حمید اللہ صاحب دارالیمن ربوہ
۱۹۸۹ مکرم نصیر احمد صاحب ظفر دارالصدر شرقی ربوہ
۱۹۹۰ مکرم محمد عبداللہ صاحب قمر جامعہ احمدیہ ربوہ
۱۹۹۱ مکرم حمید صاحب ظفر دارالنصر غربی ربوہ
۱۹۹۲ مکرم محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ایڈووکیٹ چنیوٹ
۱۹۹۳ مکرم نور دین صاحب رنگساز چنیوٹ
۱۹۹۴ مکرم حفیظ الرحمان صاحب انور ربوہ ضلع جھنگ
۱۹۹۵ مکرم مجید احمد خان صاحب عارف دارالرحمت شرقی ربوہ
۱۹۹۶ مکرم میرزا مبارک بیگ صاحب قندھاری بازار کوئٹہ
۱۹۹۷ مکرم شیخ عبدالماجد صاحب ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج جیکب آباد
۱۹۹۸ مکرم محمد حنیف صاحب مکان ۵ کرشن نگر لاہور
۱۹۹۹ مکرم عبدالماجد صاحب طارق ہال کمرہ ۹ زرعی یونیورسٹی لائلپور
۲۰۰۰ مکرم عبدالحکیم صاحب ڈیریانوالہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ
۲۰۰۲ مکرم برکت علی صاحب بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ
۲۰۰۳ مکرم مرزا لال محمد صاحب خوشدل چک ۲۷ تحصیل وہاڑی ضلع ملتان
۲۰۰۴ مکرم محمد رفیق صاحب احمدی کوٹھے والا ۱۷ ضلع ملتان
۲۰۰۵ مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب کوٹلی چہور چک ۱۷ ساںگلہ ہل ضلع شیخوپورہ
۲۰۰۶ مکرم مرزا محمد صادق صاحب فتح پور ضلع گجرات
۲۰۰۷ مکرم نور احمد صاحب نبی ہمبو تحصیل و ضلع شیخوپورہ
۲۰۰۸ مکرم بشیر احمد صاحب چک ۱۲ ضلع شیخوپورہ
۲۰۰۹ مکرم رشید احمد صاحب زیروی دارالرحمت وسطی ربوہ
۲۰۱۰ مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
۲۰۱۱ مکرم نیاز احمد صاحب سنوری مکان ۱۲۵۸ اے محلہ اکال گڑھ راولپنڈی
۲۰۱۲ مکرم حمید احمد صاحب سنوری " "
۲۰۱۳ مکرم مولوی حکیم غلام قادر صاحب ننگل رکھ بڈھیانوالہ ضلع لائلپور
۲۰۱۴ مکرم داؤد عبیداللہ خاں صاحب چک ۳۸ جھنگ برانچ ضلع لائلپور
۲۰۱۵ مکرم شیر محمد صاحب چک ۷۴/ا ب ضلع لائلپور
۲۰۱۶ مکرم منیر احمد صاحب چک ۲۳ ضلع بہاولپور
۲۰۱۷ مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب محلہ مخدوم پور بہاولپور
۲۰۱۸ مکرم چوہدری جلال دین صاحب مکان ۳ منٹگمری بازار لائلپور
۲۰۱۹ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب صادق آباد ضلع رحیم یار خان
۲۰۲۰ مکرم ملک مبارک احمد صاحب گولبازار ربوہ
۲۰۲۱ مکرم جمعدار عبدالغنی صاحب پنشنر چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودہا
۲۰۲۲ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ
۲۰۲۳ مکرم سردار محمد صاحب پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ
۲۰۲۴ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودہا
۲۰۲۵ مکرم شریف احمد صاحب سوک کلاں تحصیل و ضلع گجرات

# وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مزید تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۰۷

میں الحاج عبد الرحمٰن ناصر ولد چوہدری غلام رسول صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰۹ گ ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۶-۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۴۳-۱۰-۰ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے شرط اول ۰۰-۱)

العبد:- عبد الرحمٰن ناصر ولد چوہدری غلام رسول چک ۲۰۹ گ ب ضلع لائلپور۔ حال تعلیم الاسلام احمدیہ سکنڈری کاسی پوسٹ آفس بکس ۱۹/۲ غانا مغربی افریقہ۔

گواہ شد:- محمد لطیف ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام سکنڈری سکول کاسی غانا

گواہ شد:- شاہد احمد قریشی ولد قریشی محمد افضل صاحب واقف زندگی۔

مسل نمبر ۱۹۲۰۸

میں خواجہ رشید الدین قمر ولد مولوی قمر الدین صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Henty Walk ضلع London بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۰/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ۷۵/- پونڈ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے (شرط اول ۰۰-۱)

العبد:- خواجہ رشید الدین قمر 5 Henty Walk London

گواہ شد:- بی۔ اے رفیق امام مسجد لندن ۶۳ میلروز روڈ لندن

گواہ شد:- شیخ نذیر احمد بشیر ۱۹ ہیلرو روڈ لندن۔

مسل نمبر ۱۹۲۰۹

میں منظور احمد شاد طور ولد حاجی شریف احمد صاحب قوم راجپوت طور پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے والدین کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ (شرط اول ۵۰-۱)

العبد:- منظور احمد شاد طور بقلم خود

گواہ شد:- محمد ابراہیم ناصر ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ (۶۸/۱)

گواہ شد:- اللہ بخش صدر محلہ دار الصدر غربی (ب) ربوہ۔

مسل نمبر ۱۹۲۱۰

میں منور احمد ولد چوہدری ظفر علی صاحب قوم چدھڑ پیشہ ڈاکٹر عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Swansea ضلع انگلستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۵/- پونڈ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۰-۲/ روپے اعلان وصیت ۵۰-۶

العبد (ڈاکٹر) منور احمد پسر چوہدری ظفر علی صاحب چدھڑ Swansea General Hospital U.K Swansea

گواہ شد:- ماجد علی (ڈاکٹر) Swansea Hospital Swansea U.K.

گواہ شد:- بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن

---

## ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

## ٹنڈر نوٹس نمبر PR-1/67/LOCO

صرف بوا ایس اے کے مینوفیکچررز / سپلائیرز سے (۱) ۲۴ عدد آف ۲۰۰۰/۲۲۰۰ ہارس پاور۔ اور (ب) ۲۳ عدد آف ۱۵۰۰/۱۶۰۰ ہارس پاور براڈ گیج (۶'-۵½") ڈیزل الیکٹرک لوکوموٹوز برائے پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر مطلوب ہیں۔

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات جس میں "ہدایات برائے رہنمائی ٹنڈر دہندگان" ٹنڈر فارم۔ شیڈول آف ریکوائرمنٹ اور شرائط کنٹریکٹ۔

دفتر کانسولیٹ جنرل آف پاکستان ۱۲۔ ایسٹ ۶۵ سٹریٹ۔ نیو یارک۔ ۲۱۔ این وائی سے ۲۱.۰۰ ڈالر نقد فی سیٹ ادا کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں

ٹنڈر کی یہ دستاویزات بقیمت (ناقابل واپسی) ۱۰۰ روپے فی سیٹ علاوہ ڈاک خرچ دفتر سیکرٹری۔ ریلوے بورڈ۔ گورنمنٹ آف ویسٹ پاکستان۔ پی۔ ڈبلیو آر۔ ہیڈ کوارٹر (کمرہ نمبر ۔ فرسٹ فلور) ایمپریس روڈ۔ لاہور

یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی کینٹ سے ۶/۴/۶۸ تا ۲۱/۵/۶۸ تمام ایام کار میں ۹ بجے صبح اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان دستیاب ہوں گی۔

| ٹنڈر کی وصولی کی آخری تاریخ اور وقت | ٹنڈر کھلنے کی تاریخ اور وقت |
| --- | --- |
| ۲۲/۵/۶۸۔ ایک بجے دوپہر | ۲۳/۵/۶۸ - دس بجے دن |

ٹنڈر پی ڈبلیو آر۔ ہیڈ کوارٹرز کے کمیٹی روم میں حاضر ہونے کے خواہشمند ٹنڈر دہندگان یا ان کے نمائندوں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۳۔ ٹنڈر صرف ٹنڈر کی دستاویزات کے ساتھ منسلک مجوزہ ٹنڈر فارم اور شیڈول پر قبول کئے جائیں گے۔

۴۔ ٹنڈر صرف اُن ڈیزل الیکٹرک لوکوموٹو مینوفیکچررز کے قابل غور ہوں گے جو مطلوبہ ہارس پاور کے ڈیزل الیکٹرک لوکوموٹوز بنا چکے ہوں اور جو ریلویز کی ملازمت میں ہوں اور کامیاب ثابت ہوئے ہوں۔ ایسی فرموں کے ٹنڈر جو ان شرائط پر پورے نہ اترتے ہوں قابل غور نہیں ہوں گے۔

۵۔ سربمہر لفافوں میں ٹنڈر جن پر نمایاں طور پر:-

" ٹنڈر نمبر PR-I/67/LOCO برائے براڈ گیج (۶'-۵½") ڈیزل۔ الیکٹرک لوکوموٹوز شیڈول نمبر ——— تحریر ہو۔

لازماً ۲۲-۵-۶۸ کے ایک بجے دوپہر تک دفتر ڈپٹی چیف پروکیورمنٹ اینڈ ڈیویلپمنٹ۔ ریلوے بورڈ پی ڈبلیو آر۔ ہیڈ کوارٹرز (کمرہ نمبر ۱۹۔ گراؤنڈ فلور) ایمپریس روڈ۔ لاہور میں پہنچ جانے چاہئیں / یا ٹنڈر بکس میں ڈال دینے چاہئیں۔

اے۔ ایچ خان پی آر ایس
برائے سیکرٹری۔ ریلوے بورڈ

---

## درخواست دعا

فضل الرحمٰن ابن بابو عبد الحلیم صاحب پنشنر جھنگ صدر امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز بابو عبد الحلیم صاحب پنشنر کی صحت کافی کمزور ہے ان کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (محمد مولاداد دریا نرد نیجر محمود ڈاکو ...)

# خدا کے حضور میں عزّت حاصل کرنے کا اصل طریق

## خدا جس زمانہ میں جن چیزوں کی عزّت کرنے کے لئے کہے ان کی عزّت کی جائے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۳۱ ، ۳۲ ، ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ...... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"فرماتا ہے جو بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی عزّت کرتا ہے اس کو اس کے ربّ کے پاس درجے ملتے ہیں۔ یعنی خدا کے حضور میں عزّت حاصل کرنے کا اصل طریق یہ ہے کہ خدا جس زمانہ میں جن چیزوں کی عزّت کرنے کے لئے کہے ان کی عزّت کی جائے۔

پھر فرماتا ہے کہ چوپاؤں میں سے کچھ تم پر حلال کئے گئے ہیں مگر وہ چوپائے جو بتوں پر چڑھائے جاتے ہیں وہ تم پر حرام کئے گئے ہیں۔ ان سے بچو اور جھوٹ بھی مت بولو۔ یعنی چوپایوں کا اس طرح مشرکانہ طور پر قربان کرنا یہ ایک جھوٹ ہے۔ اور شرک بھی مت کرو کیونکہ خانہ کعبہ کی بنیاد دنیا کی سب قوموں کے جمع کرنے کے لئے اور ایک مذہب قائم کرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔ اور سب قومیں صرف توحید پر ہی جمع ہوسکتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ توحید کو قبول کئے بغیر انسانی ذہن کبھی بھی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں پاسکتا چنانچہ واقعات بتاتے ہیں کہ جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا وہ ہمیشہ الجھنوں اور پریشانیوں کے چکر میں ہی پھنسے رہے اور کبھی بھی حقیقی امن اور سکون ان کو نصیب نہیں ہوا۔ انسان جب اس دنیا کے پردہ پر پہلی مرتبہ ظاہر ہوا تو اس وقت سورج اسے ایک سنہری تھالی نظر آتا تھا چاند اسے ایک چمکدار ٹکیہ کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ اور ستاروں میں سے کوئی اسے دانوں کے برابر، کوئی بیروں کے برابر اور کوئی اخروٹوں اور سیبوں کے برابر نظر آتا تھا اور زمین کی جھاڑیاں اور درخت اُسے سورج چاند اور ستاروں سے بھی بڑے معلوم ہوتے تھے۔ اس کے لئے یہ بات حیرت انگیز تھی کہ سینکڑوں میل دُور جہاں تک اس کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔ جہاں وہ پہاڑوں پر چڑھ کر بھی نہیں پہنچ سکتا ایک چھوٹی سی ٹکیہ نمودار ہو کر ساری دنیا کو روشن کردیتی ہے اور رات کے وقت ایک چھوٹی سی سفید تھالی ظاہر ہو کر سارے عالم کو چاندنی سے بھر دیتی ہے ہزاروں ہزار ٹمٹمانے والے ستارے جو میں پھیل جاتے ہیں اور چمک چمک کر اس کی آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں اور اس کی نظر کے لئے ایک دلفریب نظارہ پیدا کرتے ہیں اور جب دن آتا ہے تو غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں اُسے ورطۂ حیرت میں مبتلا رکھتیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ابتداء میں ہی اسے پکڑ کر سیدھا راستہ نہ دکھا دیتا ہم دیکھتے ہیں گھر میں کوئی معمولی سا کھٹکا بھی ہوتا ہے تو گھر والے اُٹھ کر تجسس شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے چھپکلی ہوگی۔ کوئی کہتا ہے چوہا ہوگا۔ کوئی کہتا ہے چور ہوگا۔ گویا ایک معمولی سا کھٹکا چھپکلی اور چوہے سے لے کر چور تک پہنچا دیا جاتا ہے ...... غرض ایک معمولی سا کھٹکا بھی جب انسان کو پریشان کر دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسے نظارے اُسے کس قدر حیران کرسکتے ہیں۔ مگر جونہی کہ انسانیت سنِ شعور کو پہنچی اللہ تعالیٰ نے اس کے کان میں یہ آواز ڈال دی کہ مَیں تیرا اللہ ہوں اور جو کچھ تجھے نظر آتا ہے یہ سب میری مخلوق ہے جس طرح کہ تُو مخلوق ہے۔ اور تُو ایک دن مر کر میرے سامنے آنے والا ہے اور یہ سب چیزیں جو تجھے نظر آتی ہیں خواہ قریب ہوں یا بعید مَیں نے تیرے فائدہ اور تیری خدمت کے لئے پیدا کی ہیں اور سب تجھے نفع پہنچانے کے کاموں پر لگی ہوئی ہیں۔ اس آواز نے اسے کتنی پریشانیوں سے بچا لیا۔"

(تفسیر کبیر)

# خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ — یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ مؤرخہ ۳۱؍ مارچ ۱۹۶۸ء بروز اتوار صاحبزادی امۃ الشافی صاحبہ سلمہا بنت محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب اور محمود احمد خان صاحب سلمہ ابن محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ صاحبزادی امۃ الشافی صاحبہ سلمہا حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت سیّدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی نواسی ہیں۔ نیز محمود احمد خان صاحب سلمہ حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے پوتے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۲۱؍ مارچ کو ہی بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں بعوض حق مہر پندرہ ہزار روپیہ پڑھا تھا۔

اُسی روز بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی کوٹھی "دارالسلام" میں تشریف لا کر دعا کرائی جس کے بعد بارات حضور ایدہ اللہ کی سربراہی میں محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی کوٹھی روانہ ہوئی۔ بارات کے وہاں پہنچنے پر محترم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر احبابِ جماعت نے بارات کا استقبال کیا۔ حضور ایدہ اللہ کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے چھوٹے صاحبزادے عزیز مرزا تسنیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے کی۔ بعدہٗ مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے — بارات اور تقریب رخصتانہ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افراد، حضور علیہ السلام کے صحابہ، ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر احباب نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔

ادارۂ الفضل شادی کی اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ، حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا، حضرت بو زینب بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ، محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب اور آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں بزرگ خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

## درخواستِ دعا

میرا بڑا لڑکا عزیز نسیم الرحمٰن ۲؍ اپریل کو جیپ میں آگ لگنے کی وجہ سے جل گیا ہے۔ وہ سی۔ ایم۔ ایچ سیالکوٹ میں داخل ہے۔ پہلے کی نسبت خدا کے فضل سے افاقہ ہے سب بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نسیمہ بیگم اہلیہ عبدالرحمٰن صاحب ہلدی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷